جلد ۵۲/۱۷ | ۱۹ شہادہ ۱۳۴۲ ھش | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقی توحید جس کے اقرار کے ساتھ نجات وابستہ ہے

ذات کے لحاظ سے توحید، صفات کے لحاظ سے توحید، اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید

"یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالے کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر اور فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رزاق نہ ماننا، کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا، کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا، اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا، اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا، اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا، اپنا خوف اسی سے خاص کرنا پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا، جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا تیسرے اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

(سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۶-۱۷)

جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلہ

انعامات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تقسیم فرمائیں گے

انشاء اللہ العزیز آج مورخہ ۱۸ اپریل بروز جمعرات شام کے ۵ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین اردو زبان میں تقریری مقابلہ ہو گا جس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انعامات تقسیم فرمائیں گے۔ احباب سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۸ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ کی عام طبیعت تو روبہ اصلاح ہے لیکن کیس کی پیچیدہ نوعیت کے باعث خطرہ ابھی پوری طرح دور نہیں ہوا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

احمد صاحب جو ہماری انڈونیشیا کی جماعت کے ایک نہایت مخلص احمدی اور پولیس کے اعلےٰ عہدہ دار ہیں انہوں نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی جوان بچی بعارضہ کینسر بیمار ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت

مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

اس وقت سکولوں اور کالجوں کی اکثر جماعتوں کے امتحان عنقریب ہونے والے ہیں اور بعض کے ہو چکے ہیں۔ اس وقت غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید یا اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے رہ جائیں گے سلسلہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔ پس میں اس وقت جو کہ سالانہ امتحانوں اور جماعت بندی کا وقت ہے جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے آ کر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار طلباء کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ یہ ایک بڑا کارِ ثواب ہے۔ میں عموماً صرف ان طلباء کی امداد کرتا ہوں جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق رپورٹ بھی اچھی ہوتی ہے اور ان کی صحت اور اخلاقی حالت بھی اچھی ہوتی ہے پس مخیر دوست آگے آئیں اور اس کارِ ثواب میں حصہ لیکر جماعت کی خدمت کا ثواب کمائیں و جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۳/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اپریل ۶۳ء

اس زمانہ کا سب سے بڑا المیہ خدا تعالیٰ کا انکار ہے

(۲)

تمام مذاہب کی صحیح تعلیمات پر غور کیا جائے جس کی آخری صورت قرآن کریم میں موجود ہے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کے لئے ذرائع بتائے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ان کی طرف ایک اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم انکو وہ رستے بتا دیتے ہیں جو ہماری طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ راستے کیا ہیں ان میں سے ایک راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کلام ہو سکتا ہے جس کو مکالمہ و مخاطبہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کا یہ ایک نہایت واضح ثبوت ہے۔ اس کی وضاحت بھی اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے فرماتا ہے:۔

وما کان لبشرٍ ان یکلمہ
اللّٰہ الّا وحیًا او من
ورآئ حجاب او یرسل
رسولاً فیوحی باذنہ
مایشآء انّہ علیٌّ حکیم
(شوریٰ ۵۲)

اور انسان کے واسطہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا ممکن نہیں مگر بذریعہ وحی کے یا ورائے حجاب (رؤیا و کشف) کے یا رسول بھیجا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی کی جاتی ہے یقیناً وہ علیّ اور حکیم ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ اسکے وجود کا ایک یقینی ثبوت ہے جو ہر ظنی و قیاسی اور عقلی وغیرہ ثبوتوں سے صرف بالا تر نہیں بلکہ یقینی ثبوت ہونے کی وجہ سے واحد ثبوت ہے۔ اس لئے جو لوگ اس ذریعہ کو نہیں مانتے اور نہیں جانتے ان کا وجود باری تعالیٰ پر ایمان محض ذہنی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ادعونی استجب لکم

اس طرح دعا بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک یقینی ثبوت ہے۔ افسوس ہے کہ آج انسان نہ صرف الہام کشف رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے یقینی وجود کے علم کا منکر ہو چکا ہے بلکہ دعا کا بھی منکر ہو چکا ہے۔ پھر جیسا کہ ما کان لبشرٍ والی آیہ سے واضح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے رسولوں کا وجود ہے جن کو وحی کی جاتی ہے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ تمام ذرائع جو بتائے ہیں اور جو اس کے وجود کا بہترین ثبوت ہیں اب اس نے مسدود کر دئے ہیں؟ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج عوام ہی نہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو تجدید و احیائے دین کے دعوے لے کر کھڑے ہوتے ہیں ان ذرائع کے منکر ہیں جب وہ خدا تعالیٰ کی شناخت کے ذرائع سے ہی منکر ہیں تو ان کو خود خدا تعالیٰ کے وجود پر کس طرح یقین ہو سکتا ہے۔ اس لئے اُن کے دعوے سراسر بے بنیاد ہیں۔ وہ دین حق کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اپنے عقلی ڈھکوسلوں کی ترویج کے لئے اٹھے ہیں محض اپنے قیاسات کی اشاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح کھلم کھلا منکرین خدا اپنے قیاسات اور اپنے عقلی ڈھکوسلوں کی اشاعت کرتے ہیں۔

جو لوگ مادہ پرستوں اور نیچریوں کی تقلید میں رؤیا، کشف اور الہام کو دین سے خارج کرنا چاہتے ہیں وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ اگر روحانی علم کے یہ ذرائع موجود نہ ہوں تو نہ صرف اسلام کی حقیقت ہی ثابت نہیں کی جا سکتی بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم کا کلام الٰہی ہونا ہی ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ جدید مادی علوم سے متاثر ہوئے ہیں انہوں نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام تسلیم کرنے سے گریز کی یہ راہ نکالی ہے کہ "نبوت" ایک انسانی ملکہ ہے جو انسانیت کی طفلی میں بروئے کار آتا ہے۔ بعض انسانوں میں یہ ملکہ زیادہ ہوتا ہے اور وہ اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر گھڑے گھڑائے اصول نکال لاتے ہیں جو عوام کی رہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن اب چونکہ انسان اپنے رشد کو پہنچ چکا ہے اس لئے ان غیر فطری اور غیر معمولی ذرائع علم کی ضرورت ختم ہو چکی ہے۔

الغرض یہ لوگ بھی ہیں جو رؤیا کشف اور الہام کو اب ذریعہ علم تسلیم نہیں کرتے حالانکہ سوچا جائے کہ اگر الہام وغیرہ صرف انسانی فطرت کا ہی ایک ملکہ ہے تو چاہیئے تھا کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں بھی انسان ترقی کرتا جس طرح دوسرے فطری ملکات میں اس نے ترقی کی ہے مثلاً ملکہ ریاضی یا ملکہ موسیقی وغیرہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے روحانی علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ اسی ورلی دنیا کی پیداوار سمجھ لیا ہے ظاہر ہے کہ ایسی ذہنیت کے لوگ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مان سکتے اور آج یہ رو دنیا میں اس قدر تیزی سے چل رہی ہے کہ بچہ بچہ مادیات کے زنجیر میں گرفتار ہوتا چلا جا رہا ہے ایسی دنیا کے سامنے یہ پیش کرنا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور پہلے کسی وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس کو نازل کیا تھا قابل تسلیم نہیں ہو سکتا جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ واقعی انسان سے کلام کرتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ ایسے انسان دنیا میں پیدا کرتا رہے جو اس سے مخاطبہ و مکالمہ کرتے ہوں اور جب تک رؤیا صادقہ۔ کشف و الہام کا انہیں تجربہ نہ کرایا جائے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کے یہ تمام ذرائع اب مسدود ہو چکے ہیں خود گذشتہ سچائیوں کے ثبوت کو زائل کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ حق تعالیٰ سے علم پانے کے یہ ذرائع قیامت تک جاری رہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"الہام۔ کشف۔ رؤیا اور خواب کا مسئلہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ تمام مذاہب کی بنیاد اسی پر قائم ہوئی ہے۔ دیکھو اسلام اگر اپنی صداقت کی کوئی دلیل رکھتا ہے تو محض اس بات کے ثابت ہو جانے کی وجہ سے کہ خدا کلام کرتا ہے اور قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔ اسی طرح اگر یہودیت عیسائیت اور دیگر مذاہب حقیقت رکھتے ہیں تو اسی امر پہ کہ خدا کلام کرتا ہے اور ان کی کتابیں اس کا کلام ہیں۔ غرضیکہ جس قدر مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کی بنیاد اسی بات کے ثابت کرنے پر ہے کہ الہام ایک حقیقت ہے۔ لیکن اگر آج کوئی جماعت ایسی نکل آئے جو ثابت کر دے کہ الہام کوئی چیز نہیں کشف کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ رؤیا ایک غلط خیال ہے خواب محض وہم ہے تو تمام کے تمام مذاہب اور ساری کی ساری کتابیں جنہیں آسمانی کہا جاتا ہے باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد اسی پر ہے کہ الہام ہے رؤیا ہے۔ خواب ہے۔ کشف ہے اگر اس بنیاد کو گرا دیا جائے تو پھر کسی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔"

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ ۵)

از روئے قرآن چونکہ شریعت کامل ہو چکی ہے اس لئے اب کوئی ایسا رؤیائے صادقہ۔ کشف یا الہام نہیں ہوتا جو اس شریعت کاملہ میں کمی یا زیادتی یا تبدیلی کرنیوالا ہو۔ البتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے رؤیائے صادقہ کشف اور الہام ہو سکتے ہیں جو اس شریعت کاملہ کی تبلیغ و اشاعت کے ذرائع پر ہر زمانے کے حالات کے مطابق روشنی ڈالتے ہوں۔ یا جو ان غلطیوں کو دور کرتے ہوں جو دانشمندوں اور جاہلوں نے اپنی بدعات اور محدثات سے دین حق میں پیدا کر دی ہیں اور قرآن و سنت کی مختلف تعبیرات محض عقلی گھوڑے دوڑا کر دی ہیں جنہوں نے دین کو نعوذ باللہ ڈھکوسلوں کا ایک مجموعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی رہنمائی میں حکم و عدل بن کر آتے ہیں اور ان کو فیصلہ کے لئے ان ذرائع سے یقینی علم دیا جاتا ہے۔ ان کا وجود صرف سٹیشن کی مانند ہوتا ہے جو حقیقی مرکز سے روشنی لے کر دنیا میں پھیلاتا ہے۔ ایسے مرکزوں کے انکار سے کوئی امت محمدیہ سے خارج نہیں ہو جاتا لیکن گمراہ ضرور ہوتا ہے۔ تمام مجددین ایسے ہی مرکز تھے اور آج دین میں جو انتشار نظر آتا ہے وہ اپنے اپنے وقت کے مجدد سے بے خبری اور غفلت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور یہ انتشار اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک تمام مسلمان امام وقت کے زیر اثر رہ کر کام نہیں کریں گے۔ جیسا کہ حدیث میں کہا گیا ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیہ۔

امتحان "ستارہ اطفال" ۱۹ مئی کو ہو گا

اطفال الاحمدیہ کے دو سالہ پروگرام کے مطابق پہلا امتحان "ستارہ اطفال" ۲۱ اپریل کو ہونا تھا مگر چونکہ بہت تھوڑی مجالس نے پرچوں کا مطالبہ کیا ہے اور اکثر جگہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم حال ہی میں قائم ہوئی ہے اور وہ کورس میں سے مندرجات ۶-۹-۱۰ کا ریکارڈ مکمل نہیں کر سکیں لہذا یہ امتحان ۱۹ مئی کو لیا جائے گا۔

جملہ مجالس اطفال اب مزید تیاری کر لیں اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال۔ الفضل ۴ دسمبر ۱۹۶۲ء میں ایک سوال یہ شائع ہوا تھا کہ اگر کوئی کسی کو قرضہ نہ دینا چاہے تو بجائے صاف انکار کے کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے پاس روپیہ نہیں حالانکہ رقم تو اس کے پاس موجود ہے۔ ایسا جواب جھوٹ تو نہیں ہوگا۔

اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ "اگر صاف جواب دینا مصلحت کے خلاف ہو تو اس نیت کے ساتھ مذکورہ جواب بھی دے سکتا ہے۔ کہ اس کے پاس اسے دینے کے لئے روپیہ نہیں" یہ جواب جھوٹ بولنے کے لئے حیلے سکھانے کے مترادف اور تقوے کے بالکل خلاف ہے اگر کوئی قرض دینا نہیں چاہتا تو اسے صاف صاف کہنا چاہیئے کہ وہ نہیں دے سکتا حیلے بہانے اور ایچا پیچی کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سخت لکھا ہے اور اسے قولوا قولاً سدیداً کے خلاف بتایا ہے۔

جواب۔ جواب کے دوسرے حصہ کا اختصار واقعی اس غلط فہمی کے لئے اشتباہ پیدا کر سکتا ہے۔ تاہم میرا مقصد یہ نہ تھا بلکہ صرف یہ اظہار مطلوب تھا کہ تحقق صداقت اور قول سدید کو اپنانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر حال میں مخاطب کو اصل صورت حال بتائی جائے اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ متکلم جو کچھ کہنا چاہتا ہے اور جو بات اس کے دل میں ہے مخاطب بھی وہی کچھ سمجھے بشرطیکہ بات اپنے اصل کے لحاظ سے خلاف واقعہ نہ ہو۔ اور انداز کلام کا مقصد مخاطب کو نقصان پہنچانا یا اسے مبتلائے مصائب کرنا نہ ہو بلکہ مقصد یا تو مخاطب کی بھلائی یا خیر خواہی ہو یا اس کے شر سے اپنے آپ کو بچانا ہو۔ یہ ایک معاشرتی حقیقت ہے۔ جس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثالوں سے بخوبی ہو سکے گی۔

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وسیع تجارتی کاروبار اور بکثرت سفروں میں رہنے کی وجہ سے عرب میں جانی پہچانی شخصیت تھے اور آپ کا حلقۂ تعارف خاصہ وسیع تھا۔ ہجرت کے سفر میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا گزر راستہ میں بسنے والے کسی قبیلہ کے ہاں سے ہوتا تو لوگ حضرت ابوبکرؓ سے جنہیں وہ پہچانتے تھے پوچھتے یہ دوسرے آپ کے ساتھ کون ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ بجائے اس کے کہ یہ کہتے یہ رسول خدا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ جواب دیتے یہ میرے راہنما ہیں مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

اقبل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المدینۃ وھو مردف ابابکر ....
.... قال فیلقی الرجل ابابکر فیقول یا ابابکر من ھذا الرجل الذی بین یدیک فیقول ھذا الرجل یھدینی الطریق قال فیحسب الحاسب انہ انما یعنی بالطریق وانما یعنی سبیل الخیر

(صحیح بخاری $\frac{556}{1}$)

اب لوگ تو حضرت ابوبکرؓ کے اس جواب سے یہ سمجھتے کہ سفر میں راستہ دکھانے کے لئے یہ ان کے ساتھ بطور بدرقہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مراد یہ ہوتی کہ یہ مجھے دین کا راستہ دکھلاتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ کا یہ جواب بالکل واقعہ کے مطابق اور حالات کے اعتبار سے نہایت موزوں تھا۔ اور کوئی سمجھدار انسان یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ آپ نے اس انداز کلام میں حیلہ جوئی اور واقعہ کو چھپانے کی راہ اختیار کی تھی۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جنگ کے لئے نکلتے تو بالعموم ایسا انداز اختیار کرتے کہ عام لوگ سمجھتے کہ آپ فلاں سمت جا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کا ارادہ اس کے الٹ کسی اور طرف جانا ہوتا تھا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک $\frac{634}{2}$ مجتبائی)

(۳) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ دارالعلوم دیوبند ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں حکومت کو مطلوب تھے۔ اور پولیس ان کی تلاش میں تھی۔ آپ ایک کمرہ میں سے نکل رہے تھے کہ پولیس آ گئی۔ ان میں سے کوئی بھی آپ کو نہ جانتا تھا۔ افسر نے آپ سے پوچھا محمد قاسم کو تو کہیں نہیں دیکھا۔ آپ نے کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابھی تھوڑی دیر ہوئی اس کمرہ میں تھے آپ جواب میں یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ میں ہی محمد قاسم ہوں۔ مگر آپ نے حالات کے اعتبار سے دوسرا جواب دیا۔ جو بجائے خود واقعہ کے عین مطابق اور حالات کے لحاظ سے بالکل موزوں تھا۔

(۴) حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کسی سفر میں تھے۔ آپ کا لباس بڑا سادہ اور دیہاتی انداز کا ہوتا تھا گاڑی میں بہت سے ہندو بھی بیٹھے تھے۔ اور کسی اور کو بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ سیٹ کے ایک کونہ میں تھوڑی سی جگہ خالی ہے آپ وہاں بیٹھ گئے۔ قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک پنڈت نے کراہت کے انداز میں آپ سے پوچھا تم کون ہو۔ آپ نے بڑی سادگی سے فرمایا

"جی اسی تہاڈے سیوک ہوندے ہاں"

پنڈت جی نے سمجھا یہ اچھوت یعنی بھنگی ہے وہ فوراً پرے ہٹ گیا اور خاصی جگہ نکل آئی اب حضرت مولوی صاحب نے کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہی تھی مگر بدتہذیب پنڈت نے اس کا اور مطلب سمجھا۔ اور اس کا اثر بھی لیا حالانکہ اس میں حضرت مولوی صاحب کا کوئی قصور نہ تھا۔

یہ سب واقعات تو دوسرے کے شر سے بچنے سے متعلق ہیں۔ اب مخاطب کی خیر خواہی اور بھلائی سے متعلق واقعات پر بھی غور کر لیجئے۔

(۱) جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر آئے تو حضرت یوسفؑ نے ان سب کو پہچان لیا اور پھر جب ان کا بھائی چوری کے الزام میں ماخوذ ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو جلدی صورت واقعہ کا علم ہو گیا تھا۔ لیکن آپ نے مصلحت اور اپنے بھائیوں کے مفاد کی خاطر فوری طور پر اصل صورت حال کی وضاحت نہ فرمائی۔ اور اس معاملہ کو کسی موزوں وقت کے آنے پر چھوڑ دیا۔ حالانکہ اصل حالات سے لاعلم ہونے کی وجہ سے آپ کے بھائیوں کو وقتی طور پر سخت قسم کی پریشانی سے بھی دوچار ہونا پڑتا تھا۔ لیکن کوئی سمجھدار انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جان بوجھ کر حقائق کو چھپایا یا دوسروں کو بلاوجہ پریشان کیا تھا۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک بچہ بیمار تھا اس اثنا میں انہیں ایک ضروری سفر درپیش آیا اور ان کی عدم موجودگی میں بچہ فوت ہو گیا۔ جب وہ رات کو واپس آئے تو اپنی بیوی سے بچہ کی صحت کے متعلق پوچھا بیوی نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ فوری خبر سے ان کے میاں کو شدید صدمہ سے دوچار ہونا پڑیگا اور وہ بڑے تھکے ماندے ہیں۔ اس لئے اس نے یہ مبہم سا جواب دیا کہ پہلے سے زیادہ آرام میں ہے حدیث کے اصل الفاظ ہیں۔ ھو اسکن مما کان۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ نے رات آرام و اطمینان سے گزاری۔ اور اسی رات ان کی بیوی امید سے بھی ہوئیں۔ صبح بیوی نے بڑی عقلمندی سے اصل صورت حال سے انہیں مطلع کیا۔ اور کہا خدا کی امانت تھی خدا نے اس کو واپس لے لیا۔ ابوطلحہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیوی کے سلوک کا واقعہ بیان کیا۔ آپ عقلمند بیوی کے اس طرز عمل سے بہت خوش ہوئے اور دعا دی کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ چنانچہ نو ماہ بعد ایک چاند سا لڑکا پیدا ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود گڑھتی دی عبداللہ نام رکھا اور اس کے صاحب اقبال اور بلند کردار ہونے کی دعا فرمائی۔

اب بیوی کا فوری طور پر اپنے خاوند کو اصل حالات سے مطلع نہ کرنا اور تسلی کے الفاظ استعمال کرنا نہ تو خلاف واقعہ بات تھی اور نہ ہی ناموزوں بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے عورت کی عقلمندی اور اپنے خاوند کی خیر خواہی قرار دیا۔

(۳) مدینہ دارالاسلام میں مہمان آتے ہی رہتے تھے ایک دفعہ ایک تھکا ماندہ مہمان بے وقت آ گیا آپ نے گھر سے پچھوایا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے اطلاع آئی کہ کاشانۂ نبوت میں تو اس وقت پانی ہی میسر آ سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے حاضر صحابہ سے انتظام کے لئے کہا ایک انصاری نے درخواست کی کہ مجھے اس مہمانی کی خدمت کا موقعہ دیا جائے چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول خدا کے مہمان کی خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ رہے۔ جو کچھ ہے تیار کرو۔ بیوی نے کہا اس وقت تو صرف بچوں کے لئے کچھ رکھا ہے۔ اچھا بچوں کو تھپک کر سلا دیتے ہیں۔ کھانا چننے کے بعد حیلہ بہانہ سے دیا بجھا دیں گے۔ اور دسترخوان پر بیٹھے اپنی آواز سے یوں ظاہر کریں گے جیسے ہم بھی مہمان کے ساتھ شریک طعام ہیں اندھیرے میں مہمان کو کیا پتہ چلے گا۔ اس طرح مہمان تو پیٹ بھر کر کھا سکے گا۔ ہم کچھ کھائیں یا نہ کھائیں کوئی بات نہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ انصاری دربار رسالت میں آیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

(باقی دیکھیں ص ۶ پر)

شیخ خورشید احمد

شذرات

فرقہ دارانہ منافرت کو کیسے ختم کیا جائے؟

حال ہی میں بہت سے اخبارات وجرائد نے ان لوگوں کو کھلے الفاظ میں مذمت کی ہے جو ملک میں فرقہ دارانہ اختلافات کو ہوا دینے میں مصروف ہیں (یہ الگ بات ہے کہ جب ان لوگوں کی سرگرمیوں کا رخ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہو تو پھر بہت کم اخبارات کو کلمۂ حق کہنے کی توفیق ملتی ہے) چنانچہ معاصر کوہستان لکھتا ہے:۔

"ہمارے نزدیک اس افسوسناک صورت حال کے اصل ذمہ دار وہ واعظ خطیب اور اہلِ قلم ہیں جنہوں نے دینِ حق کی تبلیغ کا فرض چھوڑ کر فرقہ دارانہ اختلاف کو عصبیت۔ نفرت اور باہمی نفاق کا رنگ دینے کا شغل اختیار کر رکھا ہے ..... مسلمانوں کی تکفیر کی جو مہم چل رہی ہے اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکلے گا کہ کچھ جنونی آئے دن جوشِ غضب میں مخالف عقیدہ کے لوگوں کو کھلے بندوں تہ تیغ کرنا شروع کر دیں اور دنیا مسلمانوں کے اس باہمی نفاق کا تماشہ دیکھے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ .....

ملک بھر میں فرقہ دارانہ اختلافات کو ہوا دینے کی مہم کو موثر ذرائع سے ختم کیا جائے۔"

(کوہستان ۶۔ اپریل)

فرقہ دارانہ اختلافات کو عصبیت۔ نفرت اور باہمی نفاق کا رنگ دینے کی مہم واقعی ایک نہایت خطرناک مہم ہے جو قومی اور ملی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن رہی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس مہم کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے؟

ذیل میں ہم اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی ارشاد فرمودہ ایک نہایت مفید تجویز پیش کرتے ہیں۔ وہ تجویز یہ ہے کہ:

"اس طریق بحث کو قطعاً مسدود کر دیا جائے کہ کوئی فریق دوسرے کے عقیدہ اور مذہب پر حملہ کرے یا کسی قسم کی نکتہ چینی سے فریقِ مخالف کو ایذا پہنچائے ہر ایک فریق اپنی کل تحریروں اور تقریروں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک محدود رکھے اور دوسرے فرقوں کے عقائد اور ان کے حسن و قبح کا ذکر نہ کرے۔"

(الحکم قادیان ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

ہمیں کامل یقین ہے کہ اگر عوام اور حکومت دونوں اس تجویز پر عمل کرنے اور عمل کرانے کا تہیہ کر لیں اور اس پر کاربند رہیں تو مذہبی اختلافات کی بناء پر باہمی نفرت و منافرت کی موجودہ فضا ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتی ہے۔

گناہ کو اسلامی لباس پہنانے کی کوشش

نوائے وقت ۳۰۔ مارچ میں ملا واحدی صاحب "گناہ کو اسلامی لباس پہنانے کی کوشش" کے زیرِ عنوان تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب نہایت عجیب و غریب دور چل رہا ہے مسلمانوں کا مغرب زدہ طبقہ کوشاں ہے کہ گناہوں کو اسلامی لباس پہنا دیا جائے۔ اس طبقے کے نزدیک اچھائی برائی کا معیار اہلِ مغرب کا عمل ہے اسے ایسا اسلام چاہیئے جو اہلِ مغرب کے عمل سے مطابقت رکھے۔ ...

... رسالہ ترجمان القرآن میں اس قسم کے سوال چھپتے رہتے ہیں کہ "وضو میں پانچ مرتبہ پاؤں دھونا اہلِ مغرب کے لئے کیسے ممکن ہے خصوصاً سردی کے موسم میں"..... مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جواب دیتے رہتے ہیں مگر کب تک اور کہاں تک جواب دیں گے مقابلہ بے حد سخت ہے مغربی جراثیم غیر تعلیمیافتہ لوگوں تک میں پھیلتے جا رہے ہیں۔"

مسلمانوں کا مغرب زدہ طبقہ تو چونکہ اسلامی احکام کی اصل روح سے ناواقف ہے اس لئے وہ اگر اچھائی برائی کا معیار اہلِ مغرب کے عمل کو قرار دے لے تو شاید کسی حد تک اسے معذور سمجھا جا سکتا ہے لیکن اگر خود عالمِ دین کہلانے والے اصحاب بھی گناہوں کو اسلامی لباس پہنانے کی کوشش کرنے لگیں تو بتایئے اس کا کیا علاج ہے مثلاً مودودی صاحب کو ہی لیجئے۔ آپ نے جھوٹ کو ایک "بدترین برائی" اور گناہ سمجھنے کے باوجود اسے "اسلامی لباس" پہنانے کی کوشش کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"راست بازی اور صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء صفحہ ۵۴)

غالباً یہ اسی فتویٰ کا اثر ہے کہ مودودی صاحب کے بیانات ان دنوں تضاد بیانی کے شاہکار بنے ہوئے ہیں پہلے جو کچھ لکھتے اور کہتے رہے ہیں آج ان میں سے ایک ایک بات کی خود ہی تردید کر رہے ہیں اور اگر کوئی توجہ دلائے تو مندرجہ بالا فتویٰ کے مطابق صاف مکر جاتے ہیں۔

کامل یقین کیسے حاصل ہو؟

معاصر المنبر لائل پور لکھتا ہے:۔

"ہمارے نزدیک اسلام ایک کل ہے جس کا اصل الاصول ہے خدائے ذوالجلال کی ذات اقدس ان کی صفات حسنہ ان کے وعدوں ان کی سزاؤں ان کے قبضہ و تصرف پر یقین۔ ان کی ذات اقدس سے والہانہ محبت اور ان سے بے انتہا خوف ان کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات کو اپنے ماں باپ اور اپنے نفس سے زیادہ محبوب جاننا۔ ان کی اطاعت کے لئے سرفروشانہ جذبہ ان کی لائی ہوئی شریعت کے ایک ایک جزو پر کامل یقین کا موجود ہونا ــــ یہ اصل اور جڑ ہے اسلام کی۔" (المنبر ۲۷ جلد ۷)

معاصر نے جو کچھ لکھا بالکل صحیح اور درست ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ کامل یقین کیونکر پیدا ہو؟ جب قرآن اور حدیث کا علم جاننے والے موجودہ علماء کے اعمال بھی اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کے قلوب اس یقین سے تہی ہیں جو اسلام کی جڑ اور اصل ہے تو پھر عام مسلمانوں سے تو اس کی توقع ہی فضول ہے ایسے حالات میں آخر وہ کونسا طریق اور ذریعہ رہ جاتا ہے جس کے ساتھ ہم یہ کامل یقین پیدا کر سکتے ہیں؟

حق یہ ہے کہ یہ کامل یقین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے قدسی نفس انسانوں کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ایسے کامل دین اور قرآن مجید جیسی مکمل ترین اور آخری شریعت کے قیام کے باوجود ہر زمانہ کے لئے مجددین کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور آخری زمانہ میں شکوک و شبہات کے عظیم فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسیح محمدی کی بعثت کی امت کو بشارت دی۔ آج اس مسیح موعودؑ کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ اور اس کے رسولؐ کی ذات قدسی صفات اور اسلام کی صداقت پر کامل یقین اور زندہ ایمان حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔ یہی وہ یقین اور معرفت ہوتی ہے جس کو انبیاء علیہم السلام آکر دنیا کو عطا کرتے ہیں اور میرے آنے کی بھی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔"

(الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۱ء)

"وہ دینِ حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جن سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے .... میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے ...
... چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردہ اور ان کے خدا مردہ اور خود وہ تمام پیرو مردہ ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔"

(انجام آتھم)

دین کے ۲ دو بڑے ستون

مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد صدر محلہ دار البرکات ربوہ

مجلس شوریٰ کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی افتتاحی اور اختتامی لمبی اور پرسوز دعائیں اور آپ کی طرف سے تحریک کی جانے والی ہدایات نمائندگان ممبران شوریٰ اور احباب جماعت کے لئے روحانی مائدہ کا کام دے رہی ہیں۔ نمائندگان ایک نئی روح اور جوش کے ساتھ اپنے ایمانوں کو جلا دے کر اس روح پرور مجلس سے واپس ہوئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ان باتوں پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں سے بھی کرائیں۔۔۔۔۔

حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اس زمانہ میں دین کے دو بڑے ستون ہیں۔ ایک اسلام اور احمدیت کے لئے مالی قربانی دوسرے ذاتی نیکی تقویٰ اور طہارت۔

اگر غور کیا جائے تو انہی جاعتوں کا اساسی اور مرکزی نکتہ یہی دو امور ہیں۔ حضرت رسول مقبولؐ کا اسوۂ حسنہ صحابہ کرام اور خلفائے اسلام کی زندگی کا روشن مینار ان ہر دو امور کے متعلق ہر زمانہ میں رہنمائی کرتا رہا ہے اور زمانہ حاضرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آقائے نامدار سرتاج انبیاءؐ کے فیضان سے حصہ پاکر وہی اسلوب بیان دکھا اور حقیقی اسلام پیش کیا۔ جو ایک مصفیٰ چشمہ کی طرح جماعت احمدیہ کی صورت میں نمودار ہوا اور روح القدس کی تائید پاکر جماعت کے اندر وہی روح پھونک دی۔ جس کی مثال قرون اولیٰ کے سوا کہیں نہیں ملتی۔ حضور اقدسؑ کے خلفاء اور صحابہ کرام نے بھی وہی نمونہ ہمارے سامنے دکھا اور ایک لمبے عرصہ کے بعد اس چشمۂ مصفیٰ (اسلام) کا دوبارہ ظہور ہوا۔ اور ایک دنیا اس سے سیراب ہونے لگی اور اسلام کا یہ درخت پھر سے سرسبز نظر آنے لگا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک کلام میں فرماتے ہیں۔ کہ مسیح وقت کی آمد کیا تھی؟

> آمد تھی ان کی یا کہ عذاب الٰہی نزول تھا
> صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے
> وہ پیڑ سوہے تھے جو وقت جوب خشک
> پڑتے ہی ایک چھینٹا دلہن سے نکھر گئے

پس جہاں ذاتی تقویٰ اور طہارت کی مثالیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے ہمیں ملتی ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں بھی ایسے ایسے فدائی خدا تعالیٰ نے پیدا کر دئے۔ کہ جن کی نیکی اور تقویٰ اور انفاق فی سبیل اللہ ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے مشعل راہ رہے گا۔ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت ایسے پروانوں سے بھری پڑی ہے۔ جو اس شمع کے گرد نثار ہونے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے اور اپنا تن من اور دھن سب کا سب اسلام اور احمدیت کے لئے وقف رکھتے تھے۔ مجھے یہاں مثالیں پیش کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ احمدیت کے لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے والے احباب ان ہستیوں سے بخوبی واقف ہیں۔ جنہوں نے شرائط بیعت میں سے کسی ایک شرط کو بھی بغیر عمل کے نہیں چھوڑا اور خصوصاً شرط ۸: یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ پر عمل کر کے دکھایا۔ پس یہ عاجز احباب کرام سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ اور اپنے نونہال اور نئی پود کی تربیت کے لئے ان کے مطالعہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

۱۔ ذاتی نیکی اور تقویٰ و طہارت کے حصول کے لئے ارکان اسلام میں سے پہلا رکن یعنی نماز ہے۔ جس کے متعلق قرآن حکیم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ خاکسار اس کے متعلق احباب کے لئے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی تقریر ۳۰ء برموقعہ جلسہ سالانہ جو ملائکۃ اللہ کے نام سے لٹریچر میں موجود ہے کے صفحہ ۴۹، ۵۰ سے حضور ہی کے الفاظ رکھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

اوّل حکم نماز کا ہے یہ اسلام کا بھی پہلا حکم ہے اور میں نے بھی اسے پہلے ہی رکھا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو عملی عبادتوں کی جان قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں۔ مگر میں افسوس سے کہوں گا کہ آپ میں سے بہت لوگ ہیں۔ جو اس کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ ایسے لوگ تو احمدیوں میں بہت ہی کم ہوں گے جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہ ہوں۔ مگر ایسے ہیں جو کہہ دیں گے وہ نماز پڑھتے ہیں ایک آدھ نماز پڑھ لیں گے۔ باقی نہیں پڑھیں گے۔ یا شیعوں کی طرح جمع کر کے نمازیں پڑھ لیں گے۔ پھر ایسے ہیں۔ جو گھر میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں نماز ہو گئی۔

لیکن آپ لوگوں میں سے جو لوگ دفتروں میں ملازم ہیں۔ وہ اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ دفتروں میں نہ جائیں؟ اور گھر میں رجسٹر لے کر بیٹھ رہیں۔ کہ کام ہی کرنا ہے۔ وہ گھر میں کر لیا ہے اور اگر اس طرح کوئی کرے تو اس کی ملازمت قائم نہ رہے گی۔ میں پوچھتا ہوں اگر دفتر کا کام گھر میں بیٹھ کر کرنے سے منظور نہیں کیا جاتا تو نماز گھر میں پڑھ لینے سے کیونکر منظور ہو سکتی ہے؟ تو باجماعت ہی ہو گی۔ بیشک مجبوریوں کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ لینے کو جائز کر دیا گیا ہے اور اس حالت میں الگ بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ مثلاً اگر دفتر میں کام کرتے ہوئے نماز کا وقت آجائے تو بے شک وہاں پڑھ لو۔ مگر جہاں کوئی مجبوری نہیں اس حالت کے متعلق میرا یہی عقیدہ ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ میں چار سال سے (یعنی حضور ۳۰ء میں تقریر فرما رہے ہیں اب ۱۹۶۳ء ہے، ۳۳ سال ہو چکے ہیں) نماز باجماعت پڑھنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ یہ بات جو پورے وثوق اور پورے یقین کے ساتھ میں سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق مرتے دم تک میرا خیال بدلے وہ یہی اور یہی بات ہے۔ کہ جو شخص مسجد میں جا سکتا ہے مگر نہیں جاتا اور گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی وہ قیامت کے دن جا کر دیکھے گا۔ کہ کوئی نماز اسے نہیں ملے گی۔ اور کوئی نہ ملے گی۔ وہ حیران ہو کر کہے گا۔ کہ میری باقی نمازیں کہاں گئیں مگر اسے کہا جائے گا کہ باقی نمازیں تم نے پڑھی کب تھیں؟ تو ایسے لوگ اس وقت حیران ہوں گے۔ مگر میں انہیں اب بتاتا ہوں کہ ان کی وہ نمازیں جو بغیر کسی عذر کے وہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے بلکہ گھروں میں پڑھتے ہیں۔ انہیں ہرگز نہیں اور اس وقت ان کا کوئی عذر نہیں سنا جائیگا اور نہ قبول کیا جائے گا۔ خدا کے حضور ان کی نمازیں نہیں لکھی جاتیں۔ صرف انہی کی لکھی جاتی ہیں۔ جو باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ مجبور ہوں۔ مسجد میں نہ جا سکتے ہوں۔ مثلاً کوئی بیمار ہو یا کہیں ملازم ہو۔ ملازم کو یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ اسے کوئی ایسی ملازمت مل سکتی ہے۔ جس میں باجماعت نماز پڑھنے کا موقع ہے تو اسے ترجیح دینی چاہیئے۔

بعض دفعہ ملازموں کو ان کے افسر نماز نہیں پڑھنے دیتے ایک افسر تھا وہ ایک احمدی کو نماز نہیں پڑھنے دیتا تھا۔ اس نے ملازمت چھوڑ دی اور دوسری جگہ کر لی۔ دوسری جگہ اسے ایسا انگریز افسر ملا۔ جس نے خود مصلیٰ لا کر دیا۔ اور کہا اس پر میرے سامنے نماز پڑھا کرو۔ تو جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کا انتظام کر دیتا ہے۔

یہ تو مجبوری کی حالت کے متعلق ہے مگر ایسے لوگ ہیں جو سستی اور کاہلی سے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے۔ ان کی نہ نمازیں ہوتی ہیں۔ اور نہ انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ بتاؤ اس شخص کی نسبت تم کیا کہو گے؟ جس کے مکان کی ایک دیوار گری ہوئی ہو اور وہ کہے کہ رات کو کوئی میرا اسباب لے جاتا ہے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیونکر لے جاتا ہے؟ اسی طرح اس شخص کی حالت ہے۔ کہ جو نماز تو باجماعت نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ مجھے تقویٰ اور طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ ملائکۃ اللہ صفحہ ۴۹-۵۰

حضور پرنور کے اس حصۂ تقریر سے واضح ہے کہ ذاتی تقویٰ اور طہارت کا حصول نماز اور نماز باجماعت پر موقوف ہے قرآن کریم میں نماز کے متعلق جا بجا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان مبتلائے نسیان ہے جسے بار بار یاد دہانی کرنی پڑتی ہے۔ پس ذاتی نیکی اور تقویٰ و طہارت کے لئے ہمیں حضور کے اس حصۂ تقریر کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز باجماعت کا التزام کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن شرمندہ ہونا پڑے اور وہاں ہمیں کوئی نماز نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے آمین۔

۲۔ اسلام اور احمدیت کے لئے مالی قربانی

اس کے متعلق خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں حضور کا ایک اقتباس پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ یا اس کے فرستادہ پر احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اسی کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو۔ تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو۔ کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔۔ ۔۔۔۔۔۔ سو اس وقت کی قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو بھی اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے۔ ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"

خاکسار مرزا غلام احمد"

(منقول از اخبار الفضل ۷ مئی ۱۹۶۲ء)

حضور کا یہ ارشاد محتاج تشریح نہیں۔ اسی طرح حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

> واللہ کہ ہمچوں کشتیٔ نوحم ز کردگار
> بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم

لہذا عاجز نمائندگان شوریٰ اور دیگر تمام عہدہ داران جماعت سے تلقین عمل کی درخواست کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

> امروز قوم من نہ شناسد مقام من
> روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

اگرچہ اس ارشاد کے اصل مخاطب غیر از جماعت دوست ہیں۔ تاہم احباب جماعت ہم جو امام وقت کو شناخت کر چکے ہیں۔ ہم سب نے کیا حضرت اقدس کو اسی طرح پہچانا ہے جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور کیا ہم حضور کی تعلیم پر عامل ہیں؟ یا نہیں

(باقی صفحہ پر)

فہرست السابقون الاوّلون تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جنہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے میں مسابقت علی الخیرات کا قابل قدر نمونہ قائم فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

نام	رقم
مکرمہ انوری بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سردار علی صاحب محلہ دارالرحمت شرقی	۵-۲۵
,, بشریٰ فاطمہ صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب ,,	۵-۰۰
,, عائشہ بیگم صاحبہ ,, عبدالجلیل صاحب ,,	۱۲-۰۰
,, صغریٰ فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ نعمت اللہ ,,	۱۱-۷۵
,, حفیظ بی بی صاحبہ احمد نگر ضلع جھنگ	۵-۰۰
مکرم محمد شہزادہ خان ,, ,,	۵-۰۰
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ ,, ,,	۵-۴۴
,, حشمت بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۵۶
مکرم امجد خان صاحب ,, ,,	۵-۵۰
مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۱۹
,, مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبہ ,, ,,	۵-۶۹
مکرم چوہدری نور احمد صاحب عابد ,,	۲۵-۰۰
مکرمہ جنت بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۵۲
مکرم مستری رحیم بخش صاحب ,, ,,	۵-۱۹
,, اصغر علی صاحب اختر ,, ,,	۵-۵۶
,, ممتاز احمد خان صاحب ,, ,,	۵-۳۱
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ,, ,,	۵-۲۱
,, حمیدہ بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۶
مکرم [illegible] محمد صاحب ,, ,,	۵-۶۲
,, چوہدری اسمٰعیل و محمد صاحب ,, ,,	۷-۱۹
,, صوفی عبدالغنی صاحب گھٹی ,, ,,	۵-۳۱
مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ ,, ,,	۵-۵۰
مکرم محمد ظہور صاحب ,, ,,	۵-۲۵
مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۲۷
,, زینب بی بی صاحبہ ,, ,,	۵-۱۲
مکرم چوہدری علی محمد صاحب دکاندار ,, ,,	۶-۶۲
,, رشید احمد سعید احمد صاحبان ,, ,,	۶-۳۱

نام	رقم
مکرمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ احمد نگر ضلع جھنگ	۵-۱۲
,, رسول بی بی صاحبہ احمد نگر ,,	
اہلیہ ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب ,,	۶-۶
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن و عبدالرحیم و عبدالکریم محمد اسحٰق صاحبان ,, ,,	۶-۲۵
مکرم محمد اسلم صاحب بٹ ,,	۶-۶۲
مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب ,,	۵-۳۲
,, مجیدہ بیگم صاحبہ بنت ,, ,, ,,	۵-۰۰
,, سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب بٹ ,,	۵-۱۲
مکرم جان محمد صاحب دھوبی ,,	۵-۲۱
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ,, ,,	۵-۱۴
,, منی صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب ,,	۵-۲۵
مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب	۴۰-۰۰
دارالصدر ربوہ	
,, الحاج ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۳۰-۲۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ,, ,,	۱۰-۲۵
مکرم چوہدری وزیر خان صاحب چک ۹۶ حال ڈگری زمیندار	۸-۸۱
مکرم محمد یوسف خان صاحب کمال والے ربوہ	۶-۰۰
,, اعجاز احمد صاحب گوئیکی ضلع گجرات	۸-۰۰
,, ماسٹر اللہ دتہ صاحب ,, ,,	۵-۰۰
,, چوہدری فسیح عالم صاحب مع اہلیہ صاحبہ ,,	۴۲-۷۵
مکرم پیر محمد صاحب گوئیکی ضلع گجرات	۵-۰۰
,, پیر بشیر عالم صاحب مع اہلیہ صاحبہ ,,	۲۵-۰۰
,, منشی خوشی محمد صاحب ,, ,,	۶-۶
,, بشیر احمد صاحب ولد نور الدین صاحب ,,	۸-۰۰
,, غلام محمد صاحب خادم مسجد لائلپور	۶-۰۰
,, شیخ عبدالمجید صاحب ,,	۴۲-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ,,	۶-۲۵

وکیل المال تحریک جدید

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ محترمہ سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ ان خوش قسمت خواتین میں سے تھیں، جن کی ایک صاحبزادی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زوجیت میں آئیں۔

مجلس عاملہ اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سید کمال یوسف صاحب اور ان کے دیگر لواحقین کے ساتھ شریک ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ اور ارفع مقام عطا فرمائے اور آپ کے افراد خاندان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے، دین اور دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

تعلیم الاسلام کالج میں دو تقاریب

تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ

مورخہ ۲۸/۳/۶۳ بروز جمعرات بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کالج کے کیمسٹری تھیٹر میں صدر مجلس عربی کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک انعام اللہ صاحب ہاشمی نے کی۔ اس کے بعد تلاوت قرآن پاک کے مقابلہ جات ہونے شروع ہوئے یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اوّل مکرم ابوطالب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (حال مبلغ افریقہ) دوئم لئیق احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ اور سوئم حافظ محمد سلیم صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج قرار پائے۔

(سیکرٹری عربی سوسائٹی)

عربی زبان میں ایک تقریر

مورخہ ۱۳/۴/۶۳ بروز ہفتہ بوقت ۱۲ بجے بعد دوپہر کالج کے فزکس تھیٹر میں صدر مجلس عربی کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے اعجاز القرآن (معجزہ قرآن) پر عربی زبان میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا جو کہ مجیب الرحمٰن امجد صاحب III نے کی آخر میں صاحب صدر نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ (سیکرٹری)

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی ساکن محلہ دارالبرکات ربوہ نے لکھا ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ وزیر بیگم صاحبہ بتاریخ ۱/۳/۶۳ فوت ہو چکی ہیں۔ مرحومہ کی ایک امانتی رقم مبلغ ۱۰۰/- روپے کھاتہ امانت تحریک جدید ۱۱۷۷ میں جمع ہے یہ رقم مرحومہ کی طرف سے مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر میں دے دی جائے۔ مرحومہ کے دیگر ورثاء مندرجہ ذیل بھی اس پر متفق ہیں:۔

۱۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ
۲۔ محترمہ سرفراز بیگم صاحبہ دختران
۳۔ مرزا محمد صادق صاحب
۴۔ مرزا محمود احمد صاحب
۵۔ مرزا ممتاز احمد صاحب
۶۔ مرزا مجید احمد صاحب
۷۔ مرزا منصور احمد صاحب پسران

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھائیں

۱۔ انسپکٹرس کوآپریٹو سوسائٹیز تنخواہ: ۱۲۰-۳۵۰ الاؤنس علاوہ عرصہ ٹریننگ ۱۵ ماہ الاؤنس ۱۲۵/- ماہوار۔
شرائط: گریجوایٹ اکنامکس کامرس یا ایگریکلچر۔ عمر ۲۵ سے کم۔ سکونت لاہور یا راولپنڈی ڈویژن
درخواستیں: ۵/۴/۶۳ تک بنام رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور ریجن لاہور۔ (پ۔ٹ ۱/۴/۶۳)

۲۔ سائل سروے پراجیکٹ آف پاکستان میں ضرورت (۱) اسسٹنٹ سائل سروے ریسرچ افیسرس۔ گیارہ آسامیاں۔
شرط بی۔ ایس سی کیمسٹری فزکس یا ایگریکلچر۔ تنخواہ ۲۵۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۶۰۰-۲۵-۷۵۰
(۲) ریسرچ اسسٹنٹس۔ دس آسامیاں۔ بی۔ ایس سی زراعت یا بی۔ ایس سی سائل سائنس یا بی۔ ایس سی کیمسٹری فزکس۔ نیز سہ سالہ تجربہ سائیکل لیبارٹری۔
(۳) ڈرافٹسمین۔ بارہ آسامیاں ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ ۔ شرط میٹرک۔ دو سالہ تجربہ
(۴) ٹریسرس ۱۰ آسامیاں ۱۲-۶۰-۲-۸۰ شرط میٹرک انٹرویو ڈھاکہ کراچی لاہور۔ راولپنڈی
درخواستیں ۲۰/۴/۶۳ تک بنام سینئر سائل سروے آفیسر۔ سائل سروے ڈائرکٹریٹ ویسٹ پاکستان جی پی او بکس ۹۴۵ لاہور (پ۔ٹ ۱۳/۴/۶۳)

۳۔ اسسٹنٹ سٹور کیپرس: ملازمت کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔ تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵ ۔ ۲/۱۰-۷۵ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط: میٹرک۔ دس سالہ تجربہ سٹور۔ عمر ۴۵ تک
درخواستیں بمعہ نقل سندات ۳۰/۴/۶۳ تک بنام اسٹیبلشمنٹ آفیسر کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی ارکن بلیس۔ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی (پ۔ٹ ۱۴/۴/۶۳)

۴۔ سرٹیفکیٹ کورس لائبریری سائنس۔ چھ ماہ کا کورس۔ مئی تا اکتوبر۔ فیس ۱۰۰/- ایپلی ۲۲/۴ بنام سیکرٹری ہیلے کالج آف کامرس لاہور۔ (پ۔ٹ ۱۴/۴/۶۳)

(ناظر تعلیم)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• قاہرہ ۱۷ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں کام کرنے والے جرمن سائنسدانوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی جرمنی کی حکومت نے ان کے خلاف اقدام کیا۔ یا انہیں متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے راکٹ سازی میں مدد دینے کی ممانعت کی۔ تو وہ عرب جمہوریہ کی قومیت اختیار کر لیں گے۔ گذشتہ روز سائنسدانوں نے ٹیلی ویژن پر ظاہر ہو کر ایک بیان نشر کیا جس میں انہوں نے کہا کہ انہیں عرب جمہوریہ میں کام کرنے کی وجہ سے خوفزدہ کیا جا رہا ہے۔ اور ایسے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں جانی اور مالی نقصان پہنچنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ سائنسدانوں نے بیان میں اپنے کام کی تفصیلات بھی بتائیں۔ دریں اثنا آسٹریا کے ایک سائنسدان پروفیسر ڈیننٹو برانڈز نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے آواز سے دگنی رفتار سے چلنے والا جٹ انجن تیار کر رہے ہیں

• یروشلم ۱۷ اپریل۔ یمن میں جنگ بندی سے اسرائیل کو سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ اور اسرائیلی حکومت نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ یمن سے اپنی فوجیں نکال لینے کے بعد صحرائے سینا میں جمع کر دے گا جو اسرائیل کی سرحد پر واقع ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ اردن نے حال ہی میں نئی متحدہ عرب جمہوریہ میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کر کے اسرائیل کے لئے مزید خطرہ پیدا کر دیا ہے کیونکہ اردن کے شمول کے بعد اسرائیل چاروں جانب سے متحدہ عرب جمہوریہ سے گھر گیا ہے۔

• واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن ایمل سیلر نے کہا ہے کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ کی غیر ملکی امداد بند کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ صدر ناصر کے عزائم سے واضح ہو گیا ہے کہ وہ اسرائیل کے بارے میں جارحانہ عزائم رکھتے ہیں۔ اور اس وقت غیر ملکی امداد سے جو ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں انہیں بالآخر اسرائیل کے خلاف استعمال کریں گے۔ انہوں نے یہ بات گذشتہ روز ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے کہی۔

• اقوام متحدہ ۱۷ اپریل۔ سعودی عرب نے مطالبہ کیا ہے کہ یمن سے متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے انخلا کا کام ایک غیر جانبدار عالمی کمیشن کے سپرد کیا جائے۔ وزیر خارجہ شیخ جمیل نے سیکرٹری جنرل اتھانٹ سے کہا ہے کہ وہ ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کریں۔ جو یمن سے سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے انخلا سے متعلق سمجھوتہ پر عمل درآمد کی نگرانی کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ کمیشن اقوام متحدہ کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ کیونکہ مقصد صرف یہ ہے کہ سمجھوتے پر عمل درآمد اطمینان بخش ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب نے اقوام متحدہ سے متعدد دفعہ کہا ہے کہ یمن میں کشیدگی دور کرنے کے لئے حق خود ارادیت کی بنیاد پر استصواب کرایا جائے۔

— بقیہ صفحہ ۳ —

اسے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔ خدا نے عرش بھی تمہاری رات کی اس تدبیر پر مسکرا رہا تھا۔ اب کون کہتا ہے کہ اس انصاری کی یہ تدبیر تقوے کے خلاف تھی۔ اس پر تو ہزار کارنامے بھی قربان کئے جا سکتے ہیں۔ اور میری مراد بس آتی ہی تھی ہاں اگر الفاظ نے میرا ساتھ نہیں دیا تو یہ میرے بیان کی کمزوری ہے۔

اعلانِ نکاح

آج مورخہ ۱۷/۴/۶۳ کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے لبید بشارت احمد شاہ زیدی ابن سید محمد حسین شاہ زیدی آف منٹگمری (حال میانوالی) کا نکاح مسماۃ صفیہ اشرف قریشی معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ بنت جناب محمد اشرف صاحب قریشی ٹھیکہ دار ربوہ سے بعوض ۱۵۰۰ روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ سید محمد حسین شاہ زیدی حال ربوہ

درخواست دعا

میرے ماموں بشیر احمد صاحب سیفی امسال بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ شریف احمد ازہر ربوہ

از چیئرمین مصالحتی عدالت یونین کمیٹی B خان پور۔ ضلع رحیم یار خان

بمقدمہ چوہدری محمد طفیل محمد عارف اینڈ کو غلہ منڈی خان پور

بنام۔ عبدالرحیم ولد نور الدین ذات لگے زئی سکنہ خان پور حال مقیم منڈی بہاء الدین

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۳۳ — ۲۱ : RS PS

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان بالا میں مدعا علیہ کو بذریعہ سمن متعدد بار طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر مدعا علیہ دانستہ طور حاضری سے گریز کر رہا ہے۔ جس کے باعث کارروائی میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ (عبدالرحیم ولد نور الدین) کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۰/۴/۶۳ کو عدالت حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ بعد مرور تاریخ مدعا علیہ کے خلاف یکطرفہ کارروائی کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کوئی عذر قابل سماعت نہ ہو گا جملہ اخراجات بذمہ مدعا علیہ ہوں گے۔ آج میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط چیئرمین)

اعلان فروخت اراضی ملکیتی صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی اراضی واقع موضع گڑھ گجرات قابل فروخت ہے۔ رقبہ نہایت قابل با موقعہ۔ آباد اور نہری ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ ناظم جائیداد سے مل کر قیمت کا تصفیہ فرمائیں

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

قومی اسمبلی نے سیاسی جماعتوں کے ترمیمی آرڈیننس کی منظوری دے دی

سرکاری قرارداد کی حمایت میں اکہتر اور مخالفت میں باسٹھ ووٹ آئے

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ قومی اسمبلی نے کل سیاسی جماعتوں کے ترمیمی آرڈیننس کی توثیق کر دی۔ سرکاری قرارداد کی حمایت میں ۷۱ اور مخالفت میں باسٹھ ووٹ آئے۔ سپیکر نے تین مرکزی وزراء کو ووٹ دینے کی اجازت نہ دی۔ کل حزب اختلاف کے کئی ارکان نے ترمیمی آرڈیننس پر شدید نکتہ چینی کی۔ سید عبد السلطان نے اسے ایک سیاسی ہتھیار قرار دیا جس کا مقصد برسر اقتدار پارٹی کو بچانا ہے۔

سیاسی جماعتوں کے ترمیمی آرڈیننس پر کل نو مقرروں نے بحث میں حصہ لیا ان میں وزیر قانون مسٹر خورشید احمد اور وزیر امور خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی شامل تھے سپیکر نے ترمیمی آرڈیننس پر زبانی رائے مانگی تو حمایت اور مخالفت کرنیوالوں کا پلہ قریباً یکساں نظر آتا تھا۔ حزب اختلاف کے اصرار پر رائے شماری ہوئی تو آرڈیننس کی حمایت میں ۷۱ اور مخالفت میں ۶۲ ووٹ آئے۔ قومی اسمبلی کے رواں اجلاس میں یہ دوسری بار رائے شماری تھی۔ پہلی رائے شماری گزشتہ ماہ ہوئی جبکہ حزب اختلاف نے مشرقی پاکستان میں سیمنٹ کی قلت کے بارے میں ایک تحریک التوا پیش کی تھی۔ اس رائے شماری میں حکومت کو شکست ہوئی تھی۔ کل کی رائے شماری تین دن کی زبردست بحث کے بعد ہوئی۔ رائے شماری سے قبل ایوان میں بڑا جوش و خروش تھا جب نتیجہ کا اعلان کیا گیا تو حزب اقتدار کے ارکان نے زور زور سے تالیاں بجائیں۔

نئی افغان حکومت نے پاکستان سے سفارتی تعلقات کی بحالی کیلئے ابھی تک کوئی تحریک نہیں کی

کراچی ۱۸ اپریل۔ باوثوق ذرائع نے کل یہاں بتایا کہ پاکستان اس بات کا منتظر ہے کہ افغانستان دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات بحال کرنے کے بارے میں کوئی ٹھوس اقدام کرے۔ چنانچہ وزیر اعظم محمد یوسف کی نئی افغان حکومت کی جانب سے پاکستان اس قسم کی تحریک کا مناسب جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

باوثوق ذرائع نے کہا ہے کہ افغانستان کی نئی حکومت کی جانب سے ابھی تک خیر سگالی کی کوئی تحریک نہیں ہوئی اور ریڈیو کابل سے نام نہاد "پختونستان" کا پراپیگنڈہ بدستور جاری ہے۔

وزیر خارجہ الجزائر کی حالت بدستور نازک ہے

پیرس ۱۸ اپریل۔ الجزائر کے وزیر خارجہ مسٹر محمد خمیستی کی حالت بدستور نازک ہے آپ گزشتہ جمعرات کو گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گئے تھے اس کے بعد انہیں ہوش نہیں آیا گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ان کے قلب کی حرکت دو بار بند ہو گئی حرکت ایک بار آٹھ منٹ کے لئے اور دوسری بار تین منٹ کے لئے بند ہوئی۔ دل کی براہ راست مالش کے بعد اسے حرکت میں لایا گیا۔ مصنوعی تنفس کے ذریعہ انہیں زندہ رکھا جا رہا ہے۔ اور انجکشنوں کے ذریعے دوران خون جاری رکھا جا رہا ہے طبی ماہرین نے طویل صلاح و مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ علاج جاری رکھنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

کشمیر کے مسئلہ پر وزارتی بات چیت

نئی دہلی ۱۸ اپریل۔ ہندوستان کی انفرمیشن سروس نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر اور دوسرے متعلقہ امور پر ہندوستان اور پاکستان کی بات چیت کا پانچواں دور آئندہ ہفتے پیر کے روز کراچی میں شروع ہوگا۔

بھارت میں امریکی ٹینک فوج کے نئے کمانڈر

نئی دہلی ۱۸ اپریل کل یہ اعلان کیا گیا کہ ۳۲ ویں فضائی ڈویژن کے کرنل رالف ای بل لاک کو بھارت میں امریکی ٹینک فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے کرنل ایڈمنڈ بی رچرڈ کو یہاں سے واپس بلا کر یورپ میں فوجی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔

عراق میں ۲۳ ہزار افراد سیلاب سے بے گھر

بغداد ۱۸ اپریل شمالی عراق میں دریائے دجلہ میں سیلاب آنے سے کم از کم ۲۳ ہزار افراد بے گھر ہو گئے عراقی ہلال احمر کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر صبیح الوہبی نے ایک بیان میں کہا کہ سیلاب کا زور اب ٹوٹ چکا ہے۔

● راولپنڈی ۱۸ اپریل نامزد کیبنٹ سیکرٹری مسٹر فدا حسن ۲۲ اپریل کو اپنے عہدے کا چارج لیں گے۔

پاکستان کے ممتاز سیاستدان راجہ غضنفر علی خان وفات پا گئے

میت بذریعہ ٹرین مرحوم کے آبائی گاؤں پنڈ دادنخان روانہ کر دی گئی

لاہور ۱۸ اپریل۔ پاکستان کے معمر سیاستدان راجہ غضنفر علی خان کل شام پانچ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ راجہ غضنفر علی خان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ وہ کافی عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ کل شام پانچ بجے نماز کے بعد مصلے پر ہی انہیں شدید دل کا دورہ پڑا۔ اور ڈاکٹر کے پہنچنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ کل رات ان کا جنازہ بذریعہ ٹرین لاہور سے ان کے آبائی قصبہ پنڈ دادنخان لے جایا گیا۔ جہاں آج صبح ان کو سپرد خاک کیا جائے گا۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے ۱۹۴۷ء میں جاجر کیمپ سے تین یتیم لڑکیوں کو گود لے لیا تھا جن میں سے دو لڑکیوں کی شادی وہ کر چکے تھے۔

راجہ غضنفر علی خان تمام زندگی مسلم لیگ سے وابستہ رہے قیام پاکستان سے قبل بھی ان کا شمار مسلم لیگ کے صف اول کے رہنماؤں میں ہوتا تھا وہ متحدہ ہندوستان کی عبوری حکومت میں مسلم لیگ اور کانگریس کی مخلوط کابینہ میں وزیر تھے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کو وزیر کا بائنات مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ تک اس عہدہ پر خدمات انجام دینے کے بعد انہیں سفارتی خدمات پر مامور کیا گیا۔ اور انہوں نے کئی سال ایران، اٹلی اور چین میں سفارتی خدمات انجام دیں۔ وہ ہندوستان میں بھی پاکستان کے ہائی کمشنر کے عہدے پر فائز رہے جہاں انہوں نے دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے انتھک کام کیا۔ اب کچھ عرصے سے وہ سیاست میں کوئی گہری دلچسپی نہیں لے رہے تھے

پرسوں صبح راجہ غضنفر علی خان نے کوردوارہ ڈیرہ صاحب کا انتظام سکھوں کے حوالے کرنے کی تقریب میں شرکت کی تھی جہاں انہوں نے اپنی زندگی کی آخری تقریر کی اور اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان ویزا کی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

بھارت کو پاکستان سے اختلافات دور کرنے پڑیں گے

واشنگٹن ۱۸ اپریل۔ امریکہ کے وزیر دفاع میکنامارا نے پھر یہ کہا ہے کہ بھارت کے لئے امریکی فوجی امداد کی سفارشات پر قطعی فیصلہ سے پہلے دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ بھارت نے پاکستان کے ساتھ اپنے اختلاف طے کرنے اور اس طرح برصغیر کی سلامتی کے تحفظ کے لئے کیا کچھ کیا ہے امریکی وزیر دفاع نے جو ایوان نمائندگان میں غیر ملکی امداد کے بجٹ پر تقریر کر رہے تھے کہا کہ چین کے مقابلہ کے لئے بھارت اور پاکستان کا تعاون ضروری ہے

پٹ سن گودام میں آتشزدگی

چار ہزار گانٹھیں جل گئیں

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ کل رات پوسٹو گولا کے پٹ سن گودام میں آگ لگنے سے پٹ سن کی چار ہزار دو سو گانٹھیں جل گئیں۔ رات ڈیڑھ بجے تک آگ بجھانے والے پانچ انجن آگ پر قابو پانے کی کوشش کرتے رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا ہے۔

بھارتی وزیر کا دورہ آسٹریلیا و جرمنی میں

دہلی ۱۸ اپریل۔ بھارت کے فولاد اور بھاری صنعتوں کے وزیر شری سبرامنیم کل آسٹریلیا اور مغربی جرمنی کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔

دریائے چناب میں دو افراد ڈوب گئے

جھنگ ۱۸ اپریل۔ تریموں ہیڈ ورکس کے قریب دریائے چناب میں دو افراد ڈوب کر جاں بحق ہو گئے اور ان کی نعشیں بھی برآمد نہیں ہو سکیں۔ واقعات کے مطابق تیسری جماعت کا ایک طالب علم نذیر محمد سکول سے چھٹی کے بعد دریا کے کنارے سے ہوتا ہوا گھر جا رہا تھا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ دریا میں گر پڑا۔ تھوڑی دور سے ایک چرواہا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے لڑکے کو بچانے کے لئے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ لیکن بدقسمتی سے دریا کی لہریں اسے بھی اپنے ساتھ بہا کر لے گئیں۔

دین کے دو بڑے ستون

بقیہ صفحہ ۵

بھلا کر بھی اس مبارک وقت کے گزرنے پر کف افسوس ملنا ہوگا۔ بہر حال ہمیں اپنے نفسوں اور اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس کسوٹی کے مطابق تیار کرنا ہے۔ جو حضور کے ارشادات میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کا صحیح مقام پہچاننے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم اُن لوگوں کے ہمنشیں ہوں۔ جن کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے

پُر کر گئے فلاح سے جھولی مراد کی

دامان آرزو کو سعادت سے بھر گئے

ہم سب کو اللہ تعالیٰ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا وارث بنائے۔ اللّٰھم آمین۔